
REGISTERED NO. A. 783
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
जिल्द
नः ९३
MAN IS NOT TO BE DICTATED, HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS AND INSTITUTES
क़ीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
قیمت پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بطور تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر سرت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جاے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجاے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور وقتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ [illegible] کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ مہینہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بالخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کیا ایک پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی افضل ہے۔

(۵) طالبان منت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں [illegible] نہیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کروالیں۔ [illegible] تو قدری کو شش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں [illegible] پرچہ کو گم ہونے کی علت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمدا تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ ذمہ داری مشتہر کے نام ہوتی ہے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں، مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے کیونکہ نام کی تلاش میں [illegible] ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ مضامین غیر نمبر ۲۳
۱۶ - جولائی ۱۹۲۸ء

مضامین غیر

ملکی اخبار

نمبر ۳

(۱۳) ایک تھے بڑے نواب صاحب - آپ جانیے دولت لٹائی انھیں کو آتی ہے جنھوں نے بازوؤں کی قوت سے ایک حبہ بھی نہ کمائی ہو۔ نواب صاحب کو مصاحبوں اور خوشامدیوں نے [illegible] ڈال کے ٹھیکہ دیا۔ گھر کی ساری دولت ختم ہوچکی تو باغ مکان اور زیور کی نوبت آئی چالیس برس اسطرح سودی قرضا لیا جاتا رہا تھا اور بچنا مشکل۔ پچیس ہزار کے سودی قرضے بیچنے کی اجازت وکیلوں بیرسٹروں کے ذریعہ کیا کچھ نہ ہوئی عمل نوابی ہوئی جنھیں اٹھا لے گیا۔ اللہ کرے یہ آخری ذریعہ معاش بھی کسی طرح ختم ہو نوٹوں کو یہیں آئے ادھر داروغہ صاحب نے بھی حجرت مرنے کی سرخوانی فرمائی۔ ٹھیک دوپہر کے وقت داروغہ جی پسینے میں شرابور کھڑے ہوئے ہیں "بی محلدار اطلاع کردو کہ داروغہ صاحب حاضر ہیں۔ عرض کرنا ضروری کام ہے"

محلدار نے جاتے ہی خبر پہنچا دی۔ کہلوا دیا داروغہ صاحب باہر ہیں۔ [illegible] معلوم انہیں کہاں سے مارے ڈھکیلے چلے آتے ہیں کیا وجہ دونوں سے پسینہ بہ رہا ہے" نواب صاحب بوکھلا گئے "مجھے قرآن لکھوا رہا ہے؟ یا اللہ خیر کرنا۔ اپنی جان اور نوٹوں کے صندوق کو تیری کتاب کی حفاظت میں دیتا ہوں" ادھر محلدار داروغہ کو بلیوا۔ داروغہ صاحب تشریف لائے آنکھوں میں آنسو سانس پھولی ہوئی۔ پیٹ دو مڑکن آتے ہی مجرا عرض کیا۔

"دادے بھی خیریت"

"ابھی کیا عرض کروں۔ نوٹوں کا معاملہ ہی کمبخت ہفت خواں کا قصہ ہے حضور۔ وہ جو بینک گھر کا پیر نہیں ہے اب معاملہ اس بات پر اڑا ہوا ہے کہ جب تک حضور خود نہ تشریف لائیں نوٹ نہیں بک سکتے پانچ ہزار تک تو اس غلام نے اپنی خوشی سے دے دیئے کہ اگر حضور کا گھر رد کھڑا ہے بھلا کس کی سنتا ہے۔ میں نے والیں کہا کہ یہ پچیس ہزار کی معمولی سی رقم ہے پچیس لاکھ بھی ہوتے تو حضور کی جوتی کی نوک پر صدقے کیے تھے۔ حضور معاملہ بگڑ گیا ہے اب اسے روک نہیں سکتے چھوٹی دس ہزار کم ہے۔ ابھی نہیں ہو جائیں کمبخت کی خوشامد کی تو لگا ارم فرمانے۔ خداوند غیرت والا ہے کبھی کسی نے آدھی بات نہیں کہی مگر وہ تو ہے حاکم وہی معتمد رکھا گیا۔ مگر وہ غریب کی خبر دار انسوا ہے بھگی

نواب نے فرمایا۔ روئیے نہیں آپ کو خدا کی قسم دو آنسو نہ تھے (رسول کی قسم دو آنسو نہ تھے) جناب امیر کی قسم دو آنسو نہ تھے (اپنے پیر مرشد کی قسم دو آنسو تھم گئے) واللہ دس ہزار کیا ---- میں بائیس وعدہ کر لیجیے۔ مگر چند روز میں کام بن جائے۔

داروغہ بھاگے بھاگے پہنچے دس دن پچیس ہزار کی رنگ صرف چالیس ہزار دے آئے اور اس شان سے آئے کہ ہر تھیلی میں دو ہزار روپیہ بچے لٹکا کر بچو الحمد للہ مہینہ ہو گئی۔ پگڑیاں اچھلنے لگیں۔ شہدوں کو سن گن ملی۔ ایک جم غفیر ڈیوڑھی پر آ دھمکا۔ بڑے نواب صاحب سلامت۔ آج بیاہے سو روپے [illegible] سے بھی ٹھیک سلیک ہو جاتے ہیں مگر ..... جان کا نام روشن رہے۔ واللہ ہم سے تو بیر گھل جاتے اچھے رہے۔ سو روپے (سو روپیہ) لیے۔ ماشاء اللہ بیس روپیہ دینے والے کو ڈھائی گھڑی کی مہلت۔ ان سے رست ملی تو بھانڈوں کا دستہ نقارچیاں اور مبارک مبارک سلامت کا غل مچا۔ چشم بد دور سر جان مبارک باشد [illegible] فرزندان سلامت سلامت باشند۔ اگلی فلک پیر آں مبارک باشد توادو۔ تو ادو۔ سارے حضور بچوں کی دعا لیجیے۔ اگلی حضور کا دم [illegible] تھا انھوں نے بھی پانسو کا بے کو چالیس ہی لیے کیا معنی کہ مقدر میں سو ہوتے تو داروغہ صاحب کے ہاتھوں

دسہرہ پیچھے۔ ان سے فرصت نہ ہوئی تھی کہ [illegible] مقدرات بالپنے سنبھالے گشت زدتر یہ پنڈال کی طرف گئیں جو جس کے ہاتھ لگا دے کے چلتا ہوا۔ نواب صاحب نے دونوں مٹھیوں میں بھنا دینے سا کلیجے سے لگا یا چپک کے آنکھ کھولے مرے اور پھر ایک گری کہا کہ بھئی دیکھو قسم قرآن کی ان بیروں مٹھیوں میں کسی نے ساجھا لگا یا تو بری ہوگی۔ ہم نام اللہ کا۔ آج نواب صاحب ہیں۔ ان کا کوئی نام لیوا مگر نوٹ بک کے لٹنے کی خوشی جب یاد آئے جانیو مبارک باد لوگوں کو بڑے نواب کی خوشی نوٹ گئے اور لٹنے پر ایک شخصی طاقت سے زیادہ نہیں لیکن تم جو اس بات پر تعجب بجائے تعجب کرتے دنیا کو خود سناتے اور بشارت دیتے ہو کہ دوستو آج بھائی ڈیڑھ کروڑ روپیہ لٹ گئے مرے تو بڑے کی جان کی قسم یہ خوشی بڑے نواب صاحب مرحوم کی حماقت سے دس بیس بانس بڑھی ہوئی ہے۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ ایک فرد ملک اپنے قانونی مشورہ کی فیس دس ہزار لے [illegible] پھر قانون بھی وہ جسکے کیا دیانت بلکہ جسکے جزو اعظم کو عدل و انصاف سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ قانون حکومت وقت کا نام ہے۔ ہوشیار حاکم وقت اپنی مصلحتوں کی اینٹوں سے قانون کی دیوار تیار کرتا ہے اور کہتا ہے یہی انصاف ہے یہی عدل ہے۔ اس دیوار میں رخنہ پیدا کرنے والے کی سزا فرنگی گردن کا پھندا ہے۔ حکام کی مصلحتیں سب نہیں مگر اکثر خود غرضی کی سگی صاحبزادیاں ہوتی ہیں۔ بس جو وکیل یا بیرسٹر ان مصلحتوں کے پورا کرنے میں مدد دے کے پھلتے پھولتے اور اپنا گھر بھرتے ہیں انکی کمائی کسی دین یا ایمان کی راہ سے نہیں بلکہ کسی قانون کی رو سے جائز تسلیم کی جا سکتی ہے ہمارے نزدیک جو ملک ایسے اشخاص کے تمول یا ترقی اور قابلیت پر ناز کرے وہ احمق ہے۔

سچ ہے ناز و نعم [illegible] میں ایک صاحب [illegible] ہے گھری دوستی نہیں۔ چنانچہ لکھنؤ کے ایک رئیس [illegible] روسیل میں مبتلا تھے۔ زیرین محراب جسم کی ایک [illegible] نشتر آرائش کی جان کا وبال ہو گیا۔

ڈھول نقارہ ڈھول ہو جائے۔ آڑو سے کٹھل بات کھائے۔
کبھی بنگلے اور شہور کو نیچا دکھائے۔ نال عبد الحی کو
فرمائے۔ گرگاں [illegible] ت اگنبہ افراسیاب کو
شکست دے۔ صوبی کا قسطنطیل لاٹ صاحب بنے
ذکیوں نہ مونچھوں پر تاؤ دے۔ لوگوں نے ڈاکٹر کو
مشورہ دیا کہ حضرت اس تربوز میں [illegible] کی لگا دیجئے
مگر انھوں نے ہمیشہ یہی جواب دیا:-
"بنگالی ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اور یا بہت
دہشت ناک بڑی ہے۔ ایسا ہم نہیں دیکھا ایسا تو
اچھی لوگ کے نہیں ہوتا" مجھے خدا نے عجیب
چیز عنایت کی ہے گھٹنے اور پتلون کی جگہ گھگھرا
پہنتا ہوں ایک خاص آدمی ...... برداری پر
مقرر ہے۔ آپریشن کے بعد یہ قریبا ۱ رہ جائے گا۔ لوگ
یوں نہ کہیں گے وہ دیکھو بڑے ...... والے نواب
جاتے ہیں"

اخوہ میں تو بہت لکھ گیا اتنی سی خبر یا پانا تھا بڑا
مضمون! انشراری کچھ تیر اول "سیکڑوں خبریں
لکھنی ہیں [illegible] کی ناکارہ من یوں [illegible] میدان
حشر کے کرتے دینے کے قابل ہو جاتا کیونکہ لکھنے
کی ہم سر ہوگی لہٰذا آئندہ احتیاط ملحوظ رہے گی۔

(۱۴) یاد ہوگا کہ پنجاب میں فتنہ برپا کرنے کے لیے
کسی بنرجی سرکار [illegible] سند یا [illegible] کی خدمت
مستعار لی گئی تھی۔ ایک اخباری کاغذ [illegible]
شبہ کے بنا پر [illegible] اور ایک آئینی حکومت
[illegible] کی لگی کہ یاروں کو
جواب دیتے نہ بن پڑی۔

تازہ خبر ہے کہ اسی واقعہ کے متعلق انگلستانی
مجلس عوام میں نائب وزیر ہند سے پوچھ گیا ہوگا آپ
جانتے ہیں [illegible] نائب صاحب کا لقب گرامی ہے
[illegible]
زبان عوام میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نقلوں آرٹی شیوں کی شیخی اور ہنساتوں کی [illegible]
ہے۔ لہٰذا یوں کہیے کہ ارل صاحب ٹر ڈرست۔
تیسرا کمرا ہے "ش" "ٹ" کے معنی ہیں غرور غرور
اور "عفرانی" میں کوئی بڑا فرق نہیں لہٰذا خیال
کر لیجئے کہ فرائے۔ اور بعین بھنانے ڈرانے فرمانے کا
کا حاصل یہ ٹھہرا کہ:-
"صاحب یہ کو حسن ظن اور شرافت کے خلاف ہے
کہ بنرجی صاحب موصوف حکومت کے فتنہ پرداز
ایجنٹ سمجھے جائیں۔ وہ تو ایک پولیس کے جاسوس
تھے۔ شریف ملکوں میں یہی رواج ہے کہ شرفائے
ملک پولیس کی راہنمائی کرتے ہیں اس میں عیب
کیا ہے؟ رہا یہ کہ پولیس نے بنرجی کو اجرت دی
تو یار دوست احسان لینا بھی شرافت کے خلاف ہے"
ہماری رائے ہے کہ پوچھا گچھی کرنے والوں کو سوال کرنے
کا سلیقہ نہ تھا یار وہ عملی اور [illegible] سوال یہ ہے کہ
"بپاس نوازش و کرم [illegible] صاحب [illegible]
کی تعریف اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں۔ کیا
معنی کہ اخباری کاغذ میں جو تحریر یہ شائع ہوئی ہے
اُن میں شرافت کا ذیل بری طرح پھٹا ہے۔ اور
جب تک [illegible] کی اصلی حد معلوم نہ ہو اُس وقت
تک احتیاط مشکل ہے۔

(۱۵) کوئی سنہ [illegible] کے چودھری عبد الغنی [illegible]
ہمدم میں [illegible] کے نام سے ایک مضمون بعنوان [illegible]
اور پردہ چھپا ہے۔ مضمون مذکور کے بعض حصص
نمک خوان ظرافت ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ "عورت کی فطرت و جبلت میں
ایک ایسا احساس ودیعت کیا گیا ہے جو کم سے کم
اجنبیوں کے سامنے ایک طرح کا [illegible] باعث
ہوتا ہے ...... عورتوں میں شرم وحیا و عفت و
عصمت اصل پردہ ہے" [illegible] پردہ میں [illegible] گیا
ان سطور کے ما قبل فرما چکے ہیں "ہر قسم [illegible]
معاملات [illegible] سمجھتا اور اسکو [illegible] درجہ تک [illegible]
محض ہوائی ہے۔ ویسے وقت میں اگر کوئی بات مفید
نکل آمد ثابت ہوئی ہے تو [illegible] لازم نہیں کہ [illegible]
وہ فائدہ مند ہی رہے۔ بلکہ موسم کی [illegible] ہی ہے

کہ وہ جلد جلد بدلتی رہیں"

دونوں عبارتوں سے مضمون نگار کا اصلی مقصد
بالکل ظاہر ہو گیا یعنی پردہ کوئی چیز ہے شرعی نہیں
زمانہ ترقی کر چکا اب عورت کو ضرورت نہیں کہ
شرم و حیا کے اصلی پردہ پر کپڑے کا جعلی پردہ
اور فائدہ کی عمومیت میں رخنہ ڈالے رسم کی خوبی
یہ ہے کہ وہ گرگٹ کی طرح جلد جلد رنگ بدلے۔
بس نقاب کی رسم بدل ڈالو۔ یعنی شرعی دلیلیں
ملاؤں سے پوچھو اور نقاب سے عورت کے چہرے
میں بیماری کے جو کیڑے پڑتے ہیں انکا حال
ڈاکٹروں سے دریافت کرو۔ ہم تو سو باتوں کی ایک
کہتے ہیں کہ رواج فلسفی کی بہادری خود [illegible]
[illegible] دکھائیں یوں نہ [illegible] صحیح [illegible] تو سب [illegible]
[illegible] تو [illegible] جانب [illegible] مقدس [illegible]
[illegible] کو [illegible] ہے [illegible] تو وہ خود [illegible]
بات [illegible] مند [illegible] گلی کوچوں میں خاک اڑاتی
پھریں [illegible] کے سوا کوئی چیز معروف نہیں
راہ میں دکھائی نہ دے۔ کیا بنگ میں دم ہے ان
حضرات کی تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ اسلام [illegible]
اور شرافت کا گینہ ہے جو [illegible] اسلام کی [illegible]
کی طرح [illegible] سے جو [illegible] سے لپیٹ [illegible]
[illegible] کے [illegible] بنی امیہ نے یہ کیا اور
بنی عباس کے زمانہ میں یوں ہوا؟ اور مسلمان
[illegible] نے [illegible] کہ دوسروں کے رواج و رسم [illegible]
[illegible] تصدیق کر دیتے تھے۔
یاد رکھیں [illegible]

(۱۲) غور سے دیکھیے تو پردہ ہے عجب نعمت بڑی
صورت والی کے لیے نکتہ چینوں کی نکتہ چینیوں کی
[illegible] اور اچھی صورت والی کے واسطے نظر بد کا
تعویذ۔ چنانچہ انگریزی حکومت کبھی نقاب اپنے
چہرہ سے دور نہیں کرتی ملاحظہ ہو جیسے اعلان
کیا گیا کہ ہر [illegible] کو آزادی عنایت فرماتے ہیں
تمہاری رائے آزاد ہے۔ بجز آزادی [illegible] سے
چہرے پر ریشمی [illegible] زرد نقاب ڈال دیا کہ
[illegible] آزادی [illegible]

میں رہ گئیں۔ تمہیں لازم ہے کہ چڑھاوے کو تم جلد وہیں مصارف سمیت جلدی حاضر کرو۔ تمہاری مطیع رہیں گی۔ مگر اس کی صورت ابھی تم سے چھپی رہے گی۔ شکر کا ہے مجلس قانونی و انتظامی نے آج تک بھی آزادی نام کا چہرہ نہیں دیکھا یاد بات ہے کہ کبھی کسی اتفاقی حادثے کے بدولت نقاب کی ڈوری ڈھیل پڑ جائے اور تجلی تمام سیاہ رہے ولیسے بھی کبھی ہے جیسے پنجاب کی حکومت کا نقاب بزری کے جھٹکے سے اڑ گیا جیسے اودھ کی حکومت کا گھنا وطنی ادوزیروں کے ہاتھ نگا دیں اوبہ کے گر پڑا۔ آپ کو حاجت آزادی اسی کا نام ہے کرنڈ میں صاحب اپجر سائمن کمیشن کی حمایت پر وزیروں سے کر رہے ہوائیں اور جب دیا بھی کرنے تو آپ کہیں استعفا دو اور چل دو۔ اے لاحول ولا قوۃ۔ بقول بوالنصیبن کے ایسی ہوائی کلموہی آزادی کی صورت کو آگ لگے۔

(۱۷) "مصائب ہیچکاراں"

کیا ہے ؟ جسے آجکل تقدیر کہتے ہیں۔ تقدیر نام ہے علم الٰہی کا جس کا حال پیمبروں پر بھی نہیں کھل سکتا۔ اگر خدا کی مرضی تھی۔ انسانی امور کو بخت و اتفاق سے تعلق تو ہے مگر صاحب ارادہ ہونے کے بعد مجرم کی گٹھڑی گردن پر لدجاتی ہے اپنے کئے کا نتیجہ سامنے آتا ہے عاقبت کا حال معلوم نہیں پھر بھی کم ہمتی اور ارادہ کی سستی اپنا الزام تقدیر کے سر منڈھ کے بیٹھ رہتی ہے ہندو مسلمانوں کی جوتی پیزار واللہ باللہ تقدیر کے

ملازموں کی ضرورت ہے

ہر قصبہ و شہر میں ایسے ملازموں کی ضرورت ہے جو معمولی اردو [illegible] انگریزی [illegible] کام کر سکیں۔ تنخواہ معقول [illegible]

[illegible]

المشتہر

منیجر دی [illegible] آگرہ (یو پی)

سے کس بات پر تعلق نہیں رکھتی ہاتو سو لبور سے اپنے دست اختیار میں ہے۔ جو لوگ اسے تقدیر الٰہی سمجھتے ہیں غلطی پر ہیں بجسب خیال کانگریس آگر ہمیں کچھ دخل ہے تو مشیت انگریزی کو جس کی شکایت آجکل ہر اخبار نویس کا شیوہ ہے۔ مشیت انگریزی اور تقدیر آپس میں ساز باز ہو جانے کا عام نہیں لوگوں کو پتا ہو کہ تاریخ کی تلخی سے منہ بنا کے جولانی ہوئی بی گھر بسی کی طرح دگنڈا جاڑے میں جاتے سوتے ہی معلوم ہیں ہے تو میں کیا بتاؤں گی کس ہوئی ہیکے کی ماہ لیتی ہیں اور "خانہ خالی ہو پڑے تو نہیں دکام پر" کی رونق بدون ساجھے اسے کاسعی وتصرف ہو جاتی ہے۔

ہوشیار صاحب خواہ ہندو ہوں یا مسلم جب خواہ خیال میں متاع مضمون کا ترڈاو دکھتے ہیں تو اتفاق و اتحاد کی نیت سے تحفظ حقوق کی آڑ میں تقدیر انگریزی اور مشیت حکومت سے فریاد کرتے ہیں :۔

"اے بار بر ہم سرکار اکرم کی لکیں ٹھیک کر دے نشٹ پالی و امتصف مسلمان علیم تسلی کی تماشا کہے دیتے ہیں لو بھی سامنا کر ؟"

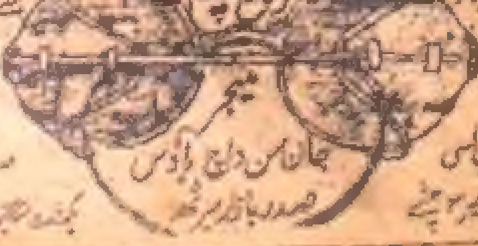
"اے قادر مطلق حکومت تو نے اپنی مہربانی سے جتنی بلائیں ہمارے سروں پر نازل فرمائیں ہم انھیں سہ گئے منہ سے اُف نہ کی لیکن ان صنم پرستوں کی زیادتیاں سہی نہیں جاتیں آخر وہی تو ہیں جو پہلے ہمارے ہاتھ فرمان تھے آج تیری مہربانیوں سے دنیا کی تمام نعمتوں پر بی چھائے ہوئے ہیں کل تلک ان کے ہاتھ میں ہر ایک دفتر میں ہی براجتے ہیں۔ اپنے قوت بازو کا تصدق۔ ان وعدوں کا صدقہ جن کے بھروسہ پر ہم نے اپنے شہنشاہ تیرے حوالے کیے۔ ان ہندوؤں کی دست درازی سے بچا۔ اور ہم وفا شعاروں کی

اس آڑے وقت میں مدد کر۔ ایسا قانون بنا کہ جس طور میں ہم [illegible] بجا لائیں۔ آمین !

بھلا خیال تو کیجیے اس قسم کی دعائیں جب عرش حکومت سے ٹکراتی ہیں تو حکومت وقت کے نزدیک اتحاد ہند و مسلم کے دعوے کی کیا وقعت رہ جاتی ہے اور قتی ضرورتوں سے جو صاحبان ظلم اتحاد بکارتے ہیں وہ کس بچہ پہ امید رکھتے ہیں کہ ناکام تو نے ہو۔ جب تک اس مصائب ہیچکاری پر کچھ سوراج کا خیال بے سود ہے باہمی کر تقدیر آپس تو خود تمہارے ہاتھوں نے مشیت سرکاری کے سپرد کر دی۔ اب "اندھے کی داد نہ فریاد" خاموش بیٹھے رہو۔

(۱۸) نقلی بے وقوف یا اخباری کا غذ ہے جس نے ہزہائنس نواب رامپور کی سیاحت مصر پر تبصرہ کیا خبر اڑادی کہ وہ قزاقنہ مصر کے گروہ مردوں کی زیارت کا شوق وہ رہے ہیں اصل بے وقوف وہ ہے جس نے یہ خبر بے سوچے سمجھے نقل کر لی۔ افسوس ہمیں گروہ کو تمام دنیا سے زیادہ ترے لطیف یعنی عقل کی ضرورت ہے اسمیں ایسے کانوں کے کچے موجود ہیں دنیا کو اُلو بنانے کا ایک کارخانہ ولایت میں کھلا ہوا ہے۔ وہ ایسی گڑھی ہوئی خبریں چھپتا رہتا ہے آپ جانیے اور لنگوٹی بڑی چیز ہے گر مرغوب ہے اسلئے خوب چل رہا ہے۔ پنجم سالی گزرے کہ کرۂ مریخ کے باشندوں کا نزول کرہ ارض پر مشہور ہوا اور اخبار نویسوں نے بے عذر آئو کی کھال کا خلعت پہن لیا۔

(۱۹) فرزانی خبر ہے کہ ہندو مہا ایک ارک ولایت وکیل سے واجد ہچارے اب تک اپنی وضع پر قائم ہیں۔ بندہ مخبر کو علم نہ کرو کوئی گھر کے رئیس نہیں ہیں لہذا پوچھ بیٹھا کہ بھئی اب پیٹ کا دھندا کہاں سے چلتا ہے؟ کہنے لگے اجی بھائی فکر چھوڑ یہ سے شکوہ ہے یہ خوش کل گزرتی



یار سور کا گوشت ہی کھانا ہے تو ماہ رو کیوں نہیں کھاتے
پاس ہی اور سور کا ایسا گوشت کیوں کھاتے ہو۔ اب از
گفتہ خود پشیمان ہوں۔ باقی آئندہ

راقم ———

اخباری

رنگون رنگین

مولانا پنچ! مزاج شریف۔ بہت زیادہ دن یاد نہیں
میں ہو گئی ہو۔ آئیے چلیے میرے ساتھ آپ کو
ایسا گانا سنواؤں جو عمر بھر یاد رہے گا ہر تک روتے
جائیے اور قیامت تک یاد رہے تب کی سند۔ مگر آپ
ثقہ صلح آدمی ٹھہرے۔ عرض کیوں قبول ہو گی۔ اے
حضرت جب سنت کی شراب تو سنی کو حلال ہے تو یہ
سنت اور حسن رنگوں کا لطف کیوں حرام ہو۔ کہیے کیا
ارادہ ہے۔ سنیے جاؤں ایک گنگا جمنی [illegible]
کا درڈ؟ واللہ تکلف شکیے۔ ہمارے رنگیلے رنگون کا
دستور ہے کہ اتوار کے دن لوگ باغوں میں غنچہ و گل
کی سیر کرتے شاہدان شناز کے حسن کی بہار لوٹتے
اور ان کی خوش آوازی سے لطف اٹھاتے ہیں اس
مفت وار دورت کا نام ہے "باغیچہ گری"
اے حضرت یہ آپ نے تیوریاں کیوں چڑھائیں؟
خدا نہ کرے نادر شاہ کی روح تو آپ میں حلول نہیں
کر گئی۔ وہ بھی یوں ہی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر قتل
عام کا حکم دے کے بیٹھا تھا۔ شاید آپ کو نسبت کی
بات کا یقین نہیں۔ اے جناب رنگون اور رنگین میں

قرب ہی کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے مخزن رنگون "ہاں ہاں
چودہویں کا باب اول"۔ [illegible] دیکھنے میں طبیعت آ گئی
ویسا ہی کرے تو پال بیچے ایک دلہن تیار کرو وہ وہ
نہیں تو "ہنگامہ" کی صدائے گوش فلک کا پردہ
پھٹ جائے۔ آدمی کی شکل ہو گئی تو کا دماغ ہو یا
رواں کی کاڑھی کمائی ہو تو لیں پھر ہمارے رنگون بیلے
کس کی سنتے ہیں۔ شاعر بھی بن بیٹھے ہیں بالک
بھی۔ رئیس بھی۔ امیر بھی۔ ادیب بھی۔ آپ جانیے
ضرورت ام الایجاد ہے لہٰذا نادر نگران رنگ و نام
یعنی فرقہ زنان بازاری گروہ در گروہ انبوہ در انبوہ کشتوں
کشتون نئی نئی فراہم ہو کے راگ رنگ کا جال پھیلا
اور کمر کرنے کی حرکت سے تو دیوانوں کا دل تہ و بالا کر دیا
ہے۔ کوئی گجری بلبل کی نسبت پر [illegible] صحرا
حدود مشرق کا فتن بنا ہے کوئی خوشی کی لڑکی
طوطی خوشنوا ہے پہ ملائی اور مغرب میں [illegible] کا عالم
پیدا کرتی ہے۔ بے سری تانوں سے محلے والوں کی
نیند حرام۔ بے ڈھنگے نغموں سے دنیا بے آرام۔
آپ جانیے دنیا میں قصور ہمارے رنگون ہی پہ ہے [illegible]
کی کمی نہیں۔ کسی سے عشق ہی کے کلام میں [illegible]
کسی کے ہاتھ مہاجن کا زر اصل مع سود لگا۔ کوئی
ستری کی سہاگ کی لنگر بنی۔ کوئی ڈاکٹر کے دل
کا نشتر بنی۔ [illegible] گرفتار [illegible]
رسوائی۔ [illegible] جڑیوں کے جھپٹے
ہیں [illegible] پھرتے ہیں۔ ان
شریف کنبوں کی بدولت ہوس کی دوکان میں
خوب آبادی ہوتی ہے۔ گلشن آباد ہو گلزار رنگ کے

بنگلے بنے گے ہر گھر کی طرح [illegible] بنگلوں
کی روشنی سے منور رہتے ہیں۔ تنبول اور [illegible]
[illegible] کے دو گروہوں منڈلاتے رہتے ہیں
جیسے بہار میں [illegible] پر منحصر
نہیں اکثر بی اے منشی تماشی سیکرٹری۔ خزانچی۔
بنیے۔ تجار۔ مہاجن دلال۔ انجینیئر ٹھیکے دار۔ سوداگر
ڈاکٹر۔ وکیل۔ بیلیف۔ سب ماسٹر۔ [illegible]
کو گاہک ہیں۔ پھر لطف یہ کہ ہوا کہ انہیں حسن کی
شمع اگر بجھائیں بجھائیں جلتی ہوتی تو پروانوں کی تک
پر ہم اعتراض نہ کرتے ابھی دو دیکھیے دعاؤں کی اور
گھنگروں کی جھنکار سے کانوں کے پردے پھاڑے
ڈالتی ہے۔ [illegible]
[illegible] وہ سونا کے گھوڑے کی جوڑی
کرنے کی طرح لید کر کے سو گئی رہی ہے۔ ایسیوں پہ
جو رہیے آسکے آؤ تو ہونے میں کیا کلام ہے۔ منجملہ اس
چڑیلوں کی ریل پیل کے [illegible] رنڈیاں تو
مستورات [illegible] کی نگاہوں پر چڑھ گئی ہیں کہ تو بھی
حالانکہ وہی شکل ہے "صورت [illegible] شکل چڑیل" سے
مثل۔ ان میں سے ایک [illegible] کا پاٹ کرتی ہے
شاید [illegible] سے ناچتے ناچتے غرا جاتی ہے۔ اور
دوسری طوطی آئینہ یعنی قتال ہے۔ دونوں کی جوڑی
کی دوپہر ڈھل [illegible] سینہ برق آہ عاشقان
سے راکھ کا ڈھیر ہوا۔ نگاہوں کے چھپکے شعلوں ان
ہوس کی گرما گرمی سے مرجھا گئے۔ [illegible]
[illegible] پیٹ میں ڈھیلے نقارے
کی طرح اتنا جھول ہے کہ بہت [illegible] مرغ کو



سر فریڈمین: آؤ - پیو - نہیں پیتے؟ ہائیں! آؤ آؤ بچھڑو آؤ .... یہ تاکید کہ پینا ہوگا۔
وزراتیں: ام..... ماں ..... ام ہاں ..... ام ..... ہاں نہیں
سر فریڈمین: بیچاروں کے ہاتھ سے اماں ودھن کی ٹلک آگئی ...... تو جاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپکا کتبخانہ ان کتابون سے خالی ہے

اردوئے معلے۔ مرزا غالب کے پاکیزہ خطوط نثر اردو کا جدید دور انھیں کا تربیت فرمودہ ہوا

خطوط و اسیر سرسید۔ سرسید احمد خان بانی علیگڈھ کالج کی تحریرین اگر اردو کا نمونہ ہیں ...

مکتوبات آزاد۔ شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد مصنف آبحیات کی تحریرین قابل دید ہیں

مکاتیب امیر مینائی۔ ان خطوط میں ادب و شاعری کے صد ہا نکات در دو زبان کیے گئے ہیں

مکاتیب اکبر۔ اکبر الہ آبادی کے خطوط الکھنؤ کے مشہور شاعر جناب عزیز کے نام

اکبر الہ آبادی کے خطوط مصنف فلسفہ جذبات مولوی عبدالماجد بی اے کے نام

خطوط اکبر۔ اکبر الہ آبادی کے خطوط خواجہ حسن نظامی دہلوی کے نام

مرقع ادب۔ ...

آب حیات۔ شعرائے اردو کا مشہور تذکرہ جو پچاس سال سے ہمارے ادب کو مستفیض کر رہا ہے

گل رعنا۔ شعرائے اردو کا تذکرہ مصنفہ مولوی سید عبدالحی ... آبحیات کی اصلاح و تکمیل کرتی

سخن شعرا۔ مولوی عبدالغفور نساخ کا تذکرہ شعرائے اردو آبحیات سے پہلے کی چیز ہے

خمخانہ جاوید۔ لالہ سری رام دہلوی ... کے تذکرہ شعرائے اردو کی جلد ...

حال ہی میں چھپی ہے

سیر المصنفین۔ ...

شعر العجم۔ ...

نگارستان فارس۔ ...

مقدمہ شعر و شاعری۔ ...

موازنہ انیس و دبیر۔ ...

شعر الہند۔ ...

دربار اکبری۔ ...

انقلاب الامم۔ ...

افادی شاعری۔ ...

حیات جاوید۔ سرسید کی سوانحعمری مولانا حالی کے قلم سے

یادگار غالب۔ ...

حیات انیس۔ ...

تذکرہ شعرائے اردو۔ ...

نکات الشعرا۔ میر تقی میر کا تذکرہ شعرائے اردو ...

مشاہیر سخن۔ ...

ارمغان دہلی۔ ...

سیرۃ النبی صلعم۔ مولانا شبلی کی آخری تالیف حصہ اول ... حصہ دوم ...

حصہ سوم مولانا سید سلیمان ندوی ...

الفاروق۔ ... حضرت عمر کے حالات مولانا شبلی کے قلم سے

تاریخ عرب۔ ...

رسائل شبلی۔ ...

مقالات شبلی۔ ...

فلسفیانہ مضامین۔ ...

مولانا شبلی۔ ...

اردو پشیمان۔ ...

تاریخ ادب اردو۔ ...

فسانہ آزاد۔ ...

آفتاب ادب۔ ...

گلستان۔ ...

حکایات و تماشات۔ ...

جلال الدین خوارزم شاہ۔ ...

سالومی۔ ...

نور جہان۔ ...

صلاح سخن۔ ...

مصنفین اردو

یعنی پانچ ہزار اردو کتابوں کی فہرست

ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر ملیگی

منیجر الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

گمان ہو جاتا ہے ۔ چھوٹے پیٹ والا اچار بی ڈبلوؤں کی ڈال سے بالکل بے بات ۔ اچھا خاصا پیٹ [illegible] پھر بھی خریدار ٹوٹے پڑتے ہیں ۔ بہن، سورتی، پنجابی، بنگالی، دکھنی، گجراتی سب کالے [illegible] کے ساتھ میں آتے ہی اندھے ہو جاتے ہیں ۔ ان کو [illegible] کی سنہری [illegible] اور [illegible] کے غرض حکومت سے سبق گیر ہو کر رہ جاتا تھا کہ [illegible] کے سنبھلا عقل کے دشمن تھے اوپر گرے پڑتے ہیں ۔ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ آئینہ رخسار پوڈر کی گرد کا محتاج ہے ۔ ایک میں بڑی صاحب اٹھنے گانے کی فرمائش کیجئے تو فرماتی ہیں ، مجھے چھیڑو نہ جی میں [illegible] کی آواز پہ چپٹا ہوا ڈانس قربان دوسری اپنے قلم میں نازنین کو سرخم بنانے والی [illegible] کو کاٹ کھانے والی ہیں اور [illegible] کی ماں [illegible] بھیگی کی نانی سیار کی خالہ گرے کی بچی مینڈک کی چچی پر ۔

ان ارباب نشاط و اقبال [illegible] ملاقات کام کرنے والی پارٹی [illegible] اور [illegible] پبلک کی اخوتی معاشرتی بربادی دنیا میں شائع کرنے [illegible] ہند [illegible] ۔ رع

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اور دل میں ٹھان لی کہ آپ کے دربار دُربار میں حاضر ہو کر فریاد کی کنڈی کھٹکھٹاؤں شاید آپ غریبوں کی سن لیں اور خلق خدا کا بھلا ہو جائیگا بہت سے نا سمجھ تباہی سے بچ جائیں گے اور شہر کی حالت سدھر جائے گی ۔ مگر حضرت آپ استغفر [illegible] بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے تو خادم رخصت ۔ والسلام علیک ۔

راقم

دانا بینا

مولانا پنچ کی نوٹ بک

کانگریس اور بھانڈوں کا ہاتھی

ہندو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی [illegible] سے بعض افراد کی چندیا پسلی ہوئی [illegible] مگر غضب یہ ہوا کہ

ایک زمانہ تھا کہ ہم ترکی ٹوپی [illegible] جیسے ہوتے تھے قبل ازیں [illegible] بازار میں کانگریس کا [illegible] دکھائی دیتا تھا اب سینکڑوں اخباری کاغذوں کی [illegible] پر بھی اسکا نام نہیں آتا ۔ عوام تو درکنار [illegible] ہے کہ وقتی [illegible] میں ہم کا ایک روزنامہ نکل آیا ۔ اسکا ایک انگریزی ہفتہ وار بھی شائع ہوا ہم [illegible] اور کچھ نہیں تو اس محبوب بزم قومی کا نام ہی [illegible] کے بچے آثار رہے گا

خاک [illegible] گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

یہ روزنامہ بظاہر کانگریس کے مقاصد کا حامل ہے اور امید رکھنی چاہیئے کہ یہ اپنے معتدل روش کی بدولت لڑائی پر تلے ہوئے گروہوں کے گاؤ دُم کو رم کم کرے گا ۔ استقلال کے ساتھ ہو کانگریس کی تائید پر [illegible] جانب کے اور کسی اخباری کاغذ نے قدم نہیں جمایا ۔ شکر ہے کہ اس جنگل میں ایک ہم زبان مل گیا ۔ لیکن کانگریس کے فنڈ نے شدید ضرورت کے اوقات میں بھی اپنے وفادار دوستوں کی حمایت [illegible] نہیں کی کہ کانگریسی اخباری کاغذوں کی [illegible] افلاس [illegible] ہوتا تھی آخر [illegible] کانگریس فنڈ خلافت کے گیت [illegible] کی آس پر [illegible] اور خلافت فنڈ اپنے مخصوص چند تیوں کے کام آتا رہا چلیے [illegible] بسلامت [illegible] نے جنگل میں [illegible] کے زمانے میں ایک روزانہ [illegible] بھانڈوں کے ہاتھی

کیپٹن [illegible] کا تعریف کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] سر [illegible] اور [illegible] ہے ابھی ہندو کسی لیڈر [illegible] مضمون لکھنے [illegible] شان [illegible] ہیں [illegible] اپنے [illegible] کی خواہش [illegible] ایک پرچہ نکال کے دوسرے اخباروں کے [illegible] چند روز برساتی گھوڑی کی طرح [illegible] دکھائی دیتے [illegible] انگریزی [illegible] لیکن [illegible] نہیں جانتے جیسا تھے ہم تو زندہ بھی رہنا [illegible] کیا کریں ۔

تاریخی فرو گذاشت

(۱) اگلے زمانے میں ایک پنڈت جی برہمن تھے ۔ بیچارے علم کی طرف سے اتنے کورے تھے کہ تمام تاریخ بھی نہ دیکھ سکتے تھے ۔ پر بھی بیچارے [illegible] مگر [illegible] ہونے کے بعد [illegible] کی [illegible] سے نجات کہاں! زیادہ [illegible] تاریخ پوچھی جاتی ۔ اس [illegible] انہوں نے [illegible] لکڑیوں کے ذریعے سے طے کر لیا ۔

روز اُٹھتے اور ایک ڈھیلا اور ورق اُدھر رکھ دیتے۔ پنڈت جی
نے ڈھیلوں کے ڈھیر جو دیکھے تو مارے غصّہ کے وہ
سب ڈھیلے ایک جگہ رکھ دیے۔

پنڈت جی کو اطلاع نہ تھی۔ کوئی تحقیقات پوچھنے آیا تو حسب
معمول پنڈت جی خلوت خانے میں تشریف لیے گئے دیکھتے
کیا ہیں کہ گنتی گڑبڑ ہو گئی۔ اب کیا کریں۔ میر آسائیں کے
پاس گئے اور کہنے لگے سنو جی آج ہمیں گڑبڑ ہو گئی ہے۔

(۲) حسن بن صباح نے خواجہ نظام الملک کے مقابلے
پر سلطنت کے سالانہ خرچ تیار کر دینے کا چالیس دن
کی مدت میں سلطان سے وعدہ کیا اور کر دکھایا۔ دفتر مرتب
ہو گیا۔ چالیسویں روز حسن بن صباح تھا یہ غلام کی
گردن پر لادا خود دربار میں گئے غلام باہر رہا۔ خواجہ
صاحب دل میں جلے کہ ٹانگ برابر چھوکرے نے مجھے
شکست دی۔ میں نے سلطان سے کہا تھا کہ ترتیب
حساب میں دو سال لگیں گے۔ یہ مجھ سے بازی لے گیا۔
بس جھٹ سے باہر نکلے غلام سے دفتر چھینا اور سب
ورق پنڈت جی کے ڈھیلوں کی طرح گڑبڑ کر دیے۔
جب سلطان کے سامنے دفتر پیش ہوا تو حسن بن
صباح کی بُری سٹی بھولی۔ اُس زمانے میں صفحات پر
ہندسے اور نمبر دینے کا رواج نہ تھا۔ ہاں ورق کا
(ورق سابق کے نیچے آئندہ ورق کے سرے کا
لفظ لکھنا) رواج تھا بیچارے سلطان کے سوال کا
جواب اپنے دفتر سے نہ دے سکے۔ خواجہ کی بن پڑی
جڑ لگا دیا: "خداوند مجھ سا تجربہ کار بڈھا جس
کام کے لیے دو سال کی مہلت مانگے بھلا ایک نوخیز
لونڈا جس کے ہونٹوں سے ابھی دودھ کی بو آتی ہے
کیونکر چالیس دن میں انجام پا سکتا ہے!" نتیجہ یہ ہوا
کہ بیچارے حسن بن صباح ندامت کے مارے دربار سے
بھاگ گئے۔

(۳) تیسرا واقعہ ان دونوں واقعات سے اہم ہے، وہ یہ کہ
(اودھ پنچ نمبر [illegible] سنہ [illegible] میں) لوگوں کے فیض سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ادھر سے ہوا، انکار تو میم صاحب روٹھ گئیں غصّہ کا
رو بیٹھنے کے آ گئے۔ انکار کب ٹھہر سکتا ہے۔ آخر بچارے کو
سوجھ گئی کچھ لوگوں کی مدد اور کچھ اپنی ایک بچاؤ نے کام
بنا دیا۔ [illegible] میم صاحب کو مل گئی آئینہ
کو دیکھا "حسن کا بھڑوا" اور "خوشامدی" کہتے ہیں۔ [illegible]
سر پر ہو کچھ گل چاول کا بھوت سر سے اُترا۔ [illegible]
اس تصویر کے نمبر صحیح یا کاتب کی غلطی سے رہ گئے۔
جن لوگوں نے داستان جانے بے واقعہ سمجھنے کی کوشش کی
اُنھیں گڑبڑ ہو گئی اور حسن بن صباح کا دفتر یاد آ گیا۔
"ایڈیٹر یہ کیا لکھتے ہے۔ لاحول جسے ابھی حضرت شیخ نے
دل لگی کی ہے لاؤ پوسٹ کارڈ خط لکھو۔"
التماس ہے کہ ادھر طرف سے ابتدا کیجیے۔ ورنہ ہمیں
عذرِ لنگ کرنا پڑے گا۔

وہ بات ہی کیا جو لیٹ نہ جائے

وہ لوگ تاریخ عالم سے بھی ناواقف ہیں اور دُنیا کے
طرز عمل سے بھی جو سیاسی آدمیوں کی زبان پکڑتے ہیں
[illegible] دُنیا وہی ہے جو زبان سے پھر کر کام لے۔
مشہور ہے کہ خالد بن صفوان تمیمی خلیفہ ابو العباس منصور
کی خدمت میں آیا اتفاق سے اُس وقت خلیفہ تنہا تھا
خالد نے کہا کہ حضور میں بڑی مدت سے خلوت میں
حضور سے ملنے کا مشتاق تھا بارے آج مراد بر آئی
خادم کو حکم دیجیے کہ دروازہ بند کر دے تو کچھ عرض کروں
دروازہ بند ہو گیا تو خالد نے کہا [illegible] حضور کو بہت
صاحب ملک و مال کیا ہے۔ خدا کے فضل سے [illegible]
غلام [illegible] حضور [illegible] ایک سے ایک بڑھ کر [illegible]
حسین جمیل عورت سے جوانی کا لطف اُٹھا سکتے ہیں
میں دیکھتا ہوں کہ حضور محض ایک ہی عورت پر قناعت
کیے بیٹھے ہیں۔ خداوند نعمت سے

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

کسی کا قامت [illegible] نظارے سے [illegible]
ہے [illegible] والی [illegible]
کی آگ [illegible] سانولی رنگت کی [illegible]
معلوم ہوتا ہے [illegible] وقت [illegible]
[illegible]

فرماتے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کانوں تک داستان کی صدا نہ پہنچی تھی۔

خالد کے جانے کے بعد بھی خلیفہ صاحب خالد کے سوچ میں
خاموش بیٹھے رہے اسی اثنا میں ام سلمہ (زوجہ) وہاں آئیں
اور اُنھوں نے دل گرفتگی کا سبب پوچھا پہلے تو خلیفہ نے ٹالا
پھر تمام قصہ حرف بحرف سنا دیا۔ ام سلمہ سے خلیفہ نے حلف
عہد کیا تھا کہ دوسرا نکاح نہ کریں گے۔ خالد کی لگائی بجھائی پر
[illegible]
[illegible] کوئی ہے جاؤ اس [illegible] خالد کو پکڑ لاؤ
جہاں ملے [illegible] میاں خالد اپنے گھر جا رہا
گھر کی طرف [illegible]
[illegible] خلیفہ کے آدمی [illegible] کا انعام دینے
آئے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے بعد خلیفہ نے خالد کو طلب کیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] خلیفہ نے کہا
ہاں اُس روز تم نے کیا کہا تھا۔

خالد۔ کچھ نہیں یہی عرض کیا تھا کہ انسان کو [illegible]
[illegible]

خلیفہ۔ بہت برے [illegible]

خالد۔ یہ بھی عرض کیا تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خلیفہ۔ [illegible]

خالد۔ [illegible] عرض نہیں کیا تھا کہ زیادہ [illegible]
[illegible]

خلیفہ۔ [illegible]

خالد۔ [illegible]
[illegible]

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیارکردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردوں اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلربا ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے بدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرنے میں جلد طلب فرمایے۔

شربت بہار	شربت انار سوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرہ	شربت بادام / شربت ...
فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎ / فی بوتل ۱؎
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک ...
فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ۱؎	فی بوتل ......۱؎	فی بوتل ......۱؎

اور ان جملہ گراں برکت کے مفرحوں کو یاد رکھیے۔ دوائی دکانوں سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱/ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سُرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہون تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھدیے گئے ہیں اسیطرح ہر ایک گیت کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ور ایک ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ملہ سے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ ناز اسمین موجود ہے قیمت [illegible]

حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔